باب 5: ملکی اور بیرونی قرضہ

مالی سال22ء کے دوران پاکستان میں روپے میں لیے جانے والے سرکاری قرضوں میں اضافے کی رفتار بڑھ گئی جس کی اہم وجہ بھاری مالیاتی خسارہ ہے۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے مالی سال22ء میں سرکاری قرضہ بڑھ کر73.5فیصد تک پہنچ گیا، جو مالی سال21ء کے71.5فیصد کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ سرکاری قرضوں کے اجزائے ترکیبی سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ان قرضوں میں تقریباً نصف اضافہ ملکی ذرائع سے قرضوں میں ہوا۔ ملکی ذرائع میں حکومت نے زیادہ تر کمرشل بینکوں پر انحصار کیا۔ حکومت عرصیت کے خاکے کو طول دینے میں کامیاب رہی کیونکہ رقوم کو رواں شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز اور شریعت سے ہم آہنگ اجارہ صکوک کے ذریعے جمع کیا گیا۔ حکومت نے ایس بی پی ایکٹ کے مطابق اسٹیٹ بینک سے نئی قرض گیری کو صفر پر رکھنے کے عزم کی پاسداری کی ۔ دوسری جانب، قرضوں کی واپسی اور دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے کے سبب امریکی ڈالر کے لحاظ سے بیرونی قرضوں میں اضافے کی رفتار سست ہو گئی۔ قرضہ جاتی انتظام کے تناظر میں سرکاری قرض کی عرصیت کا خاکہ طویل ہو گیا، جبکہ قرضوں کی واپسی کی بڑھتی ہوئی لاگت کے نتیجے میں قرضہ جاتی پائیداری کے اظہاریوں میں بگاڑ آ گیا۔ مختصر یہ کہ مالی سال22ء میں بلند برآمدی آمدنی اور قرضہ واپسی میں تعطل کے اقدام(ڈی ایس ایس آئی) کے تحت قرضوں کی ری شیڈولنگ کی بدولت قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں مالی سال21ء کے مقابلے میں بہتری دیکھی گئی۔ تاہم، دسمبر2021ء میں قرضہ واپسی میں تعطل کے اقدام کی میعاد ختم ہونے کے ساتھ ہی بیرونی قرض کی ادائیگیوں پر دباؤ بڑھ گیا ہے۔

5 ملکی اور بیرونی قرضہ

5.1 سرکاری قرضہ

مالی سال 22ء میں قرضوں کے جمع ہونے کی رفتار بڑھ کر 23.4 فیصد تک پہنچ گئی، جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 9.5 فیصد تھی۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے سرکاری قرضہ مالی سال 21ء کے 71.5 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 22ء میں 73.5 فیصد تک پہنچ گیا (**جدول 5.1** اور **شکل 5.1**)۔ سرکاری قرضوں کے بوجھ کو بڑھانے میں مالیاتی اور جاری کھاتے کے بلند خساروں نے اہم کردار ادا کیا۔

اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے سرکاری قرض کی توسیع میں ملکی اور بیرونی قرضوں دونوں نے کردار ادا کیا۔ ملکی قرضوں میں حکومت نے مالی سال 22ء میں بھی قرضوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کمرشل بینکوں پر انحصار کا سلسلہ جاری رکھا۔[1] مزید برآں، غیر بینکوں[2] سے جمع ہونے والی رقوم بھی مالی سال 21ء کے 177.3 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال 22ء میں 971.8 ارب روپے تک پہنچ گئیں۔[3]

شکل 5.1: سرکاری قرض کا خاکہ

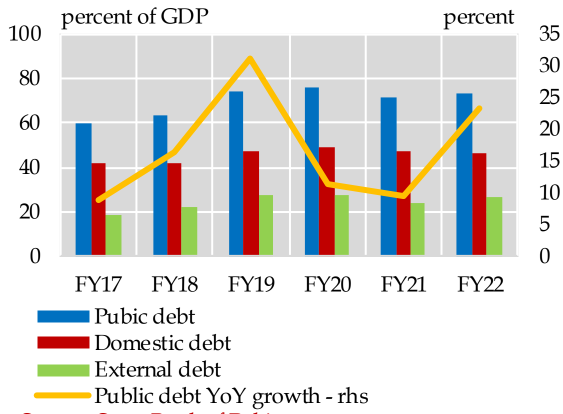

Source: State Bank of Pakistan

جدول 5.1: پاکستان کے قرضوں اور واجبات کا خلاصہ

ارب روپے

	اسٹاک			بہاؤ		جی ڈی پی کا فیصد	
	م س20ء	م س21ء	م س22ء	م س20ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
الف۔ مجموعی قرضے اور واجبات (کل I تا 1X)	44,591.5	47,844.0	59,696.8	3,252.5	11,852.8	85.7	89.2
ب۔ خام سرکاری قرض (کل I تا III)	36,398.6	39,866.0	49,192.3	3,467.5	9,326.3	71.5	73.5
ج۔ حکومت کا مجموعی قرضہ (I+II+III-X)*	33,235.3	35,668.5	44,330.8	2,433.2	8,662.3	63.9	66.2
I۔ حکومت کا ملکی قرضہ	23,282.5	26,265.4	31,036.2	2,982.9	4,770.8	47.1	46.4
II۔ حکومت کا بیرونی قرض	11,824.5	12,439.0	16,746.5	614.5	4,307.5	22.3	25.0
III۔ آئی ایم ایف سے قرض	1,291.5	1,161.5	1,409.6	-129.9	248.0	2.1	2.1
IV۔ بیرونی واجبات	1,663.3	1,378.4	2,275.6	-284.8	897.2	2.5	3.4
V۔ نجی شعبے کا بیرونی قرض	2,628.2	2,543.5	3,596.0	-84.8	1,052.6	4.6	5.4
VI۔ پبلک سیکٹر انٹرپرائزز کا بیرونی قرض	869.5	1,064.6	1,675.7	195.1	611.0	1.9	2.5
VII۔ پی ایس ایز کا ملکی قرض	1,490.5	1,436.7	1,393.4	-53.8	-43.3	2.6	2.1
VIII۔ اجناس کی کارروائیاں	813.4	904.0	1,133.7	90.6	229.7	1.6	1.7
IX۔ کمپنیوں کے مابین بیرونی قرض	727.9	650.7	905.1	-77.2	254.4	1.2	1.4
X۔ بینکاری نظام کے ڈپازٹس	3,163.3	4,197.5	4,861.5	1,034.2	664.0	7.5	7.3

* ایف آر ڈی ایل اے کی تعریف کے مطابق۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

1 اسٹیٹ بینک ترمیمی ایکٹ کے مطابق، ''بینک کسی کو بھی براہ راست قرض نہیں دے گا، اور نہ ہی حکومت، یا کسی حکومتی ادارے یا کسی دیگر سرکاری ادارے کے واجبات کی کوئی ضمانت دی جائے گی۔''

2 غیر بینک اداروں میں بیمہ کمپنیاں، وینچر سرمایہ، مبادلہ کمپنیاں وغیرہ شامل ہیں جن کے پاس مکمل بینکنگ کا لائسنس نہیں ہے اور وہ عوام سے ڈپازٹس قبول نہیں کرسکتے۔ تاہم، وہ سرمایہ کاری، خطرے میں مجموعی شراکت (risk pooling)، مالی مشاورت، بروکریج، رقوم کی ترسیل اور چیک کیش کرنے جیسی متبادل مالی خدمات میں سہولت دے سکتے ہیں۔

3 بیشتر غیر بینک سرمایہ کاریاں ٹی بلز، پی آئی بیز اور اجارہ صکوک میں کی گئیں۔

شکل 5.2: سرکاری قرض میں اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے تبدیلی

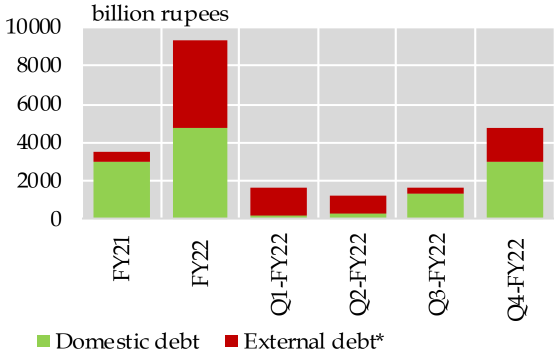

* including debt from the IMF
Source: State Bank of Pakistan

سہ ماہی اجزائے ترکیبی سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ابتدائی دو سہ ماہیوں میں سرکاری قرضوں میں اضافے کا بڑا حصہ بیرونی قرض پر مشتمل تھا (**شکل 5.2**)۔ اس سے قطع نظر، مالیاتی خسارے میں بھاری توسیع اور بیرونی قرضوں کی نامناسب دستیابی کے ساتھ بیرونی قرض کی بھاری ادائیگیوں کے نتیجے میں مالی سال 22ء کی تیسری اور چوتھی سہ ماہی کے دوران ملکی قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہوگیا۔

سرکاری قرض کی عرصیت کا خاکہ طویل ہوگیا، کیونکہ مالی سال 22ء کے دوران سرکاری قرض میں ہونے والا تقریباً تمام اضافہ طویل مدتی تمسکات پر مشتمل تھا۔ عرصیت کے خاکے میں بہتری کے نتیجے میں اجرائے ثانی کا خطرہ خاصا کم ہوگیا، اور یہ پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز)، یورو بانڈز، اجارہ صکوک اور نیا پاکستان سرٹیفکیٹس جیسے طویل مدتی تمسکات پر زیادہ انحصار کے ذریعے حاصل کیا گیا۔ مالی سال 22ء کے دوران پاکستان نے بین الاقوامی مارکیٹ میں 2 ارب ڈالرمالیت کے یورو بانڈز بھی جاری کیے۔[4]

ملک کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کی پیمائش سودی ادائیگیوں اور ایف بی آر کے ٹیکسوں کے تناسب سے کی جاتی ہے، اس تناسب میں بہتری دیکھی گئی اور یہ مالی سال 22ء کے دوران ٹیکس محاصل میں بلند نمو کے سبب 51.8 فیصد ہوگیا، جبکہ ایک سال قبل یہ 57.5 فیصد تھا۔ (**شکل 5.3**) اس سے قطع نظر، یہ بات اجاگر کرنا ضروری ہے کہ بیشتر ٹیکس محاصل درآمدی ٹیکسوں سے حاصل ہوئے۔ ملک کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کو مسلسل بہتر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی ٹیکس اساس کو متنوع بنایا جائے اور اس ضمن میں انتظامی کوششیں جاری رکھی جائیں۔ اسی طرح، یہ بات بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہے کہ عرصیت کے خاکے کی طوالت اور قرض گیری کی لاگت کے درمیان توازن پیدا کیا جائے۔

ملکی قرض کو لاحق خطرات

حالیہ معاشی صورت حال نے پاکستان کے ملکی قرضوں کو مختلف خطرات سے دوچار کردیا ہے۔ پہلا، لچکدار شرح سود پر مبنی طویل مدتی تمسکات[5] کے ذریعے زیادہ قرضہ جمع کرنے سے حکومت کو درپیش قیمتوں کے دوبارہ تعین کے خطرے میں اضافہ ہوگیا۔ دوسرا، رواں پی آئی بیز کے ذریعے رقوم جمع کرنے سے قرضوں کی واپسی کا بوجھ بڑھ گیا ہے، خصوصاً بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں، جس کا نتیجہ قرضوں کی بلند ضروریات کی صورت میں برآمد ہوا ہے۔ نتیجتاً، اس بات کا امکان بھی بڑھ گیا کہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کے بجائے زیادہ رقم قرضوں کی واپسی پر خرچ کی جائے گی۔ مزید برآں، پرائز بانڈز اور قومی بچت اسکیموں سے خالص رقوم کے مسلسل خالص اخراج کے ساتھ ساتھ کمرشل بینکوں[6] پر زیادہ انحصار سے حکومت کے پاس قرض گیری کی لاگت پر سودے بازی کی بہت کم گنجائش رہ جائے گی۔

شکل 5.3: قرض واپس کرنے کی استعداد

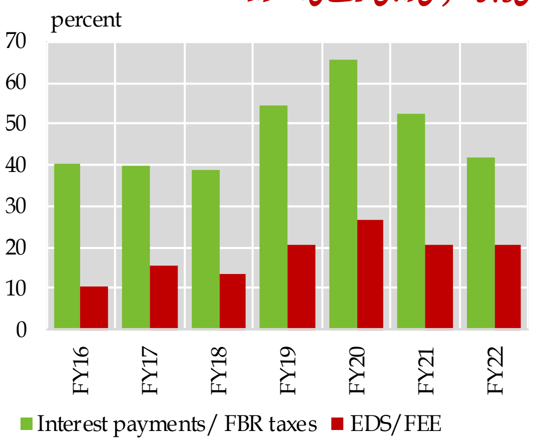

Source: Ministry of Finance

[4] مالی سال 22ء میں ایک ارب ڈالر کا خالص اضافہ ہوا، جبکہ ایک ارب ڈالر کی رقم واپس بھی کی گئی۔

[5] مالی سال 22ء کے دوران پی آئی بیز میں تقریباً 60.8 فیصد اضافہ رواں پی آئی بیز میں ہوا، جبکہ مالی سال 21ء میں بھی یہ اتنا ہی جمع کیا گیا تھا۔ تاہم، مالی سال 22ء میں شرح سود بلند تھی۔

[6] مالی سال 22ء میں ملکی ذرائع سے تقریباً 76.0 فیصد خسارے کی سرمایہ کاری بینکوں سے حاصل کی گئی۔ ماخذ: وزارت خزانہ۔ مالیاتی آپریشنز۔

5.2 ملکی قرضہ

جون 2022ء کے اختتام تک ملکی قرضے کا اسٹاک 31.0 ٹریلین روپے تک جا پہنچا، اس میں مالی سال 22ء کے دوران ملکی قرضوں میں 4.8 ٹریلین روپے کا اضافہ ہو گیا جبکہ مالی سال 21ء میں اس مد میں 3.0 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 21ء کی طرح اس سال بھی ملکی قرضے میں بیشتر اضافہ طویل مدتی آلات سے ہوا بشمول پی آئی بی اور حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک۔ پی آئی بی اور شریعت سے ہم آہنگ بانڈز پر زیادہ انحصار ان وجوہ سے ہوا (1) خسارے کی مالکاری کی متواتر ضروریات، (2) پرائز بانڈز اور قومی بچت اسکیموں سے رقوم کا مسلسل خالص اخراج، اور (3) حکومت پاکستان کا یہ عزم کہ وہ طویل مدتی اور اسلامی تمسکات سے رقوم اکٹھا کرے گی۔

حکومت نے مالی سال 22ء کی آخری سہ ماہی کے دوران اگرچہ بڑی تعداد میں ٹی بلز جمع کیے تاہم ملکی قرضے میں ان کا مجموعی حصہ پست رہا، کیونکہ مالی سال کی دوسری اور تیسری سہ ماہی کے دوران مجموعی طور پر 1.7 ٹریلین روپے کے قرضے واپس کیے گئے تھے۔ نیز، غیر رقتی قرضے کا اسٹاک بھی، جس میں قومی بچت اسکیمیں (پرائز بانڈز کو نکال کر) شامل ہیں، مالی سال 22ء میں کم ہو گیا۔

ملکی قرضے کی ملکیت

اداروں کے لحاظ سے مرتب کردہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 22ء میں بھی کمرشل بینک حکومت کی فنانسنگ کا اہم ذریعہ بنے رہے۔

شکل 5.4: ملکی قرض کی ملکیت

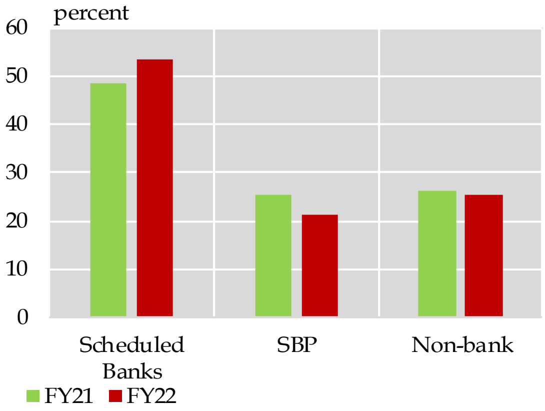

Source: State Bank of Pakistan

قرضوں کے واجب الادا اسٹاک میں ان کا جو حصہ مالی سال 21ء میں 48.6 فیصد تھا وہ مالی سال 22ء میں بڑھ کر 53.4 فیصد ہو گیا (**شکل 5.4**)۔ مزید برآں، حکومت کو کووڈ کے اخراجات کی مد میں آئی ایم ایف کے ایس ڈی آرز کے مساوی پاکستانی روپے موصول ہوئے۔ حکومت نے ایس بی پی ترمیمی ایکٹ کے تحت اسٹیٹ بینک سے قرض نہیں لیا۔

مستقل قرضہ[7]

مالی سال 21ء کی طرح مالی سال 22ء میں بھی پی آئی بیز اور اسلامی مالکاری آلات کا حصہ زائد رہا جبکہ پرائز بانڈ سے خالص اخراج درج کیا گیا۔

مجموعی طور پر واجب الادا ملکی قرضے میں مستقل قرضے کا اسٹاک مالی سال 22ء میں بڑھ کر 67.2 فیصد ہو گیا جو گذشتہ مالی سال میں 60.6 فیصد تھا۔ اس اضافے کی بڑی وجہ پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز اور اجارہ صکوک کے ذریعے بلند رقوم اکٹھا کرنا ہے۔ مالی سال 22ء میں اجارہ صکوک واجب الادا قرضے کا 7.3 فیصد تھے جبکہ یہی تناسب مالی سال 21ء میں 2.5 فیصد تھا۔ زیر جائزہ عرصے میں پی آئی بی ملکی قرضے کا 57.0 فیصد رہے جبکہ مالی سال 21ء میں ان کا تناسب 52.6 فیصد تھا۔

پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز

جہاں تک پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بی) کا تعلق ہے تو مالی سال 22ء کے دوران حکومت نے 3.1 ٹریلین روپے مالیت کی (عرصیت نکال کر) رقوم اکٹھا کیں، اس کے مقابلے میں مالی سال 21ء میں 1.7 ٹریلین روپے جمع کیے تھے۔ پی آئی بی میں مسلسل تیسرے سال اس تیز رفتار اضافے کا سبب بڑی حد تک رواں شرح والے پی آئی بی (پی ایف ایل)[8] ہیں (**شکل 5.5ب**)۔ تاہم معینہ شرح والے پی آئی بی کا تناسب مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں بڑھ گیا (**شکل 5.5الف**)۔

سرمایہ کاروں کے نقطہ نظر سے، سہ ماہی کوپن ادائیگیوں اور نرخوں کے دوبارہ تعین نے جو تین ماہی ٹی بلوں کی شرحوں سے منسلک ہیں، ان کو سرمایہ کاری کا

---

[7] مستقل قرض جسے طویل مدتی قرضہ بھی کہتے ہیں وہ ایسے تمسکات پر مشتمل ہوتا ہے جن کی عرصیت ایک سال سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بنیادی طور پر پی آئی بی، حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک اور پرائز بانڈز پر مشتمل ہوتا ہے۔ (ماخذ: شعبۂ شماریات اور ڈیٹا ویئرہاؤس، بینک دولت پاکستان)۔

[8] مالی سال 20ء میں متعارف کرائے گئے۔

شکل 5.5 الف: معین پی آئی بیز کی نیلامی کا خاکہ

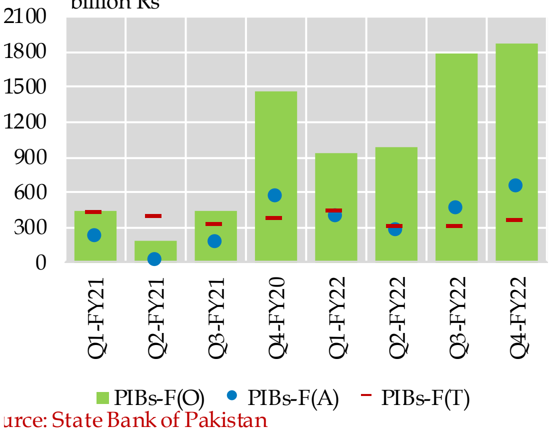

شکل 5.5 ب: رواں پی آئی بیز کی نیلامی کا خاکہ

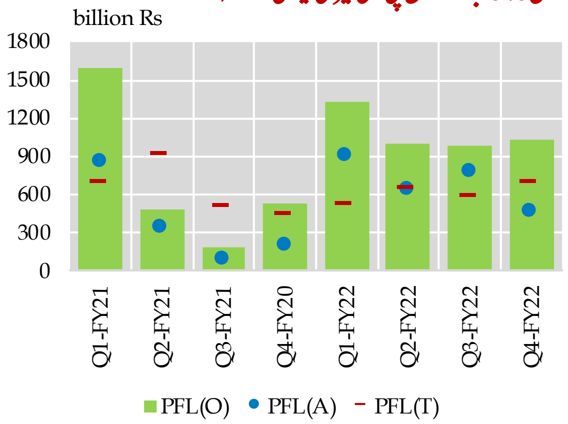

urce: State Bank of Pakistan

ایک پُرکشش طریقہ بنا دیا ہے۔[9] جبکہ حکومت کے نقطہ نظر سے، طویل مدتی نوعیت کی بنا پر ان کا اجرائے ثانی کا خطرہ کم ہوتا ہے۔ یہ بات حکومت کے قبل از نیلامی ہدف[10] اور سرمایہ کاروں کی طرف سے پیشکش کردہ رقوم سے ظاہر ہوتی ہے جو مالی سال 22ء میں ہدف سے تقریباً دگنی رہیں۔[11]

اس سے قطع نظر، یہ اجاگر کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ پی آئی بی سے ملکی قرضے کا خاکہ عرصیت طویل ہو جاتا ہے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بڑھتی ہوئی شرح سود کے باعث قرض گیری بڑھ گئی ہے کیونکہ پی آئی بیز کی زیادہ رقم رواں شرح سود والے زمرے سے اکٹھی کی گئی ہے۔

حکومتِ پاکستان کے اجارہ صکوک

مالی سال 22ء کے دوران حکومتِ پاکستان نے شریعت سے ہم آہنگ صکوک کے ذریعے 1.6 ٹریلین روپے جمع کیے جبکہ مالی سال 21ء میں 467 ارب روپے اکٹھا کیے تھے۔ رسد کے تناظر سے دیکھا جائے تو اسلامی بینکوں کے پاس کافی سیالیت موجود تھی چنانچہ وہ سرکاری قرض گیری کا مستحکم ذریعہ بن گئے۔

پی آئی بی کی طرح بیشتر اجارہ صکوک متغیرہ شرحِ اجارہ (variable rental rate) والے آلات کے ذریعے جمع کیے گئے، خاص طور پر مالی سال کی دوسری اور چوتھی سہ ماہی کے دوران جو شرحِ سود بڑھنے کی توقع کا نتیجہ تھا۔ مزید بر آں، معینہ شرحِ اجارہ والے آلات کے برعکس متغیر شرحِ اجارہ والے

شکل 5.6 الف: حکومت پاکستان اجارہ صکوک (وی آر آر)

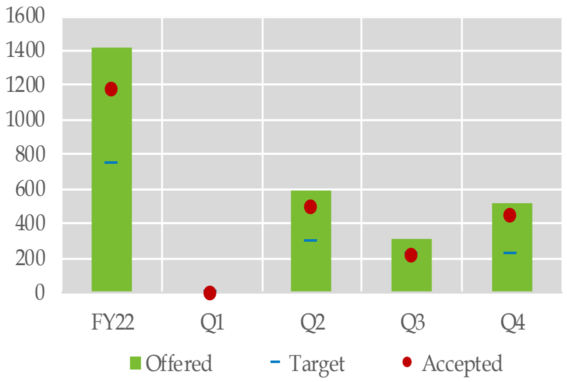

شکل 5.6 ب: حکومت پاکستان اجارہ صکوک (ایف آر آر)

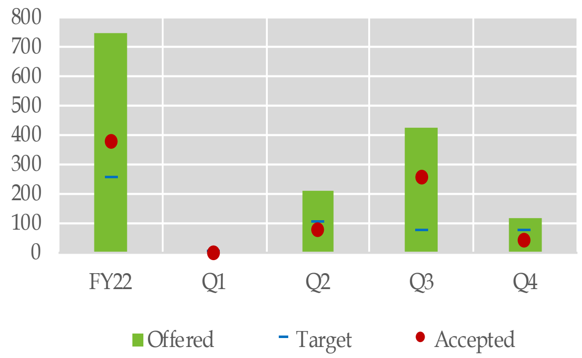

Source: State Bank of Pakistan

[9] مالی سال 22ء کے دوران خاص طور پر 3 سالہ، 5 سالہ اور 10 سالہ پی ایف ایل سرمایہ کاروں کے لیے پُرکشش آلات تھے۔

[10] حکومت نے مالی سال 22 میں تقریباً 63.9 فیصد پی ایف ایل کے لیے مختص کیا۔

[11] مزید تفصیل کے لیے باب 3 ملاحظہ کیجیے۔

جدول 5.2: ملکی قرضہ

ارب روپے

	اسٹاک				مطلق فرق			
	جون21ء	جون22ء	م س21ء	م س22ء	1سہ	2سہ	3سہ	4سہ
I۔ مستقل قرضہ (1+2)	15,904.1	20,843.7	1,880.6	4,939.6	(67.2)	1,615.3	1,728.9	1,662.5
1۔ وفاقی حکومت کے بانڈز	15,457.5	19,991.3	2,171.0	4,533.7	(8.6)	1,153.5	1,727.5	1,661.4
جس میں سے								
حکومت پاکستان کے 3 سالہ اجارہ صکوک	665.3	2,279.8	467.0	1,614.6	-	632.5	478.6	503.5
صکوک کے بیع معجل	201.0	23.2	-	(177.8)	-	(72.6)	(105.3)	-
پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز	14,590.0	17,687.0	1,704.0	3,097.0	(8.6)	593.5	1,354.2	1,157.9
2۔ پرائز بانڈز	443.7	374.6	(290.4)	(69.1)	(58.6)	(13.1)	1.4	1.2
3۔ ایس ڈی آر اختصاص کے عوض حکومت کو اسٹیٹ بینک کا قرضہ	-	474.9	-	474.9	-	474.9	-	-
II۔ رواں قرضہ	6,680.4	6,802.9	1,102.1	122.5	250.8	(1,287.6)	(401.9)	1,561.3
جس میں سے								
مارکیٹ ٹریژری بل	6,676.9	6,752.4	1,101.4	75.4	250.8	(1,335.5)	(401.5)	1,561.7
نقدی ذخیرہ کاری کے لیے ایم ٹی بی	3.5	50.6	0.7	47.1	-	47.9	(0.4)	(0.4)
III۔ غیر رقتی قرضہ	3,645.9	3,335.9	(27.7)	(310.0)	(14.0)	(27.9)	4.5	(272.6)
جس میں سے								
بچت اسکیمیں (پرائز بانڈ نکال کر)	3,497.9	3,208.2	(25.6)	(289.7)	(13.5)	(19.2)	16.5	(273.6)
جی پی فنڈ	100.8	80.5	(0.7)	(20.3)	(0.6)	(8.7)	(12.0)	1.0
IV۔ بیرونی کرنسی میں آلات	6.7	8.7	(0.4)	2.0	0.5	0.3	0.2	0.9
جس میں سے								
اسپیشل امریکی ڈالر بانڈز	6.5	8.4	(0.4)	1.9	0.5	0.3	0.2	0.9
V۔ نیا پاکستان سرٹیفکیٹ	28.3	45.0	28.3	16.8	8.4	2.5	(1.9)	7.8
حکومت پر ملکی قرضہ (I+II+III+IV+V)	26,265.4	31,036.2	2,982.9	4,770.8	178.5	302.5	1,329.8	2,959.9

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 5.7: ٹی بلز کی نیلامی کا خلاصہ

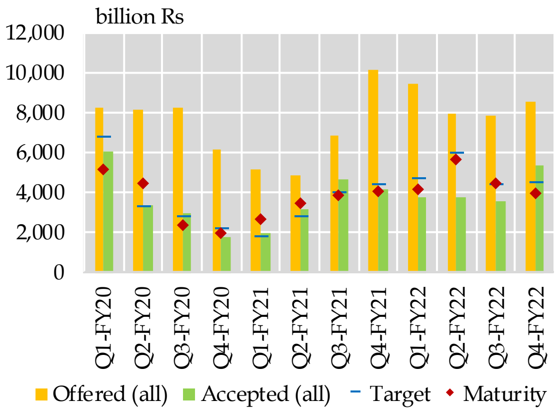

Source: State Bank of Pakistan

آلات کے لیے پیشکش کردہ اور قبول کردہ رقوم ہدف سے زائد رہیں۔ تاہم مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران خطِ یافت کی عمودیت (**باب 3**) کی بنا پر معینہ شرحِ اجارہ والے صکوک کے ذریعے زیادہ رقوم اکٹھا کی گئیں (**شکل 5.6 الف اور ب**)۔

پرائز بانڈز

پرائز بانڈز کا خالص اخراج مسلسل تیسرے سال جاری رہا۔ یہ دراصل معیشت میں دستاویزیت کو بہتر بنانے کے لیے حکومت کی طرف سے بڑی مالیت کے بیئرر بانڈز ختم کرنے کا نتیجہ تھا۔[12]

[12] حکومت نے مالی سال 21ء میں ساڑھے سات ہزار، 15 ہزار، 25 ہزار اور 40 ہزار روپے کے بیئرر پرائز بانڈز ختم کر دیے تھے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حکومت نے 25 ہزار اور 40 ہزار روپے کے بیئرر بانڈز ختم کیے، اور ان ہی مالیتوں کے نان بیئرر (پریمیم بانڈز) متعارف کرائے۔

شکل 5.8: واجب الادا اسٹاک میں ٹی بلز کا حصہ

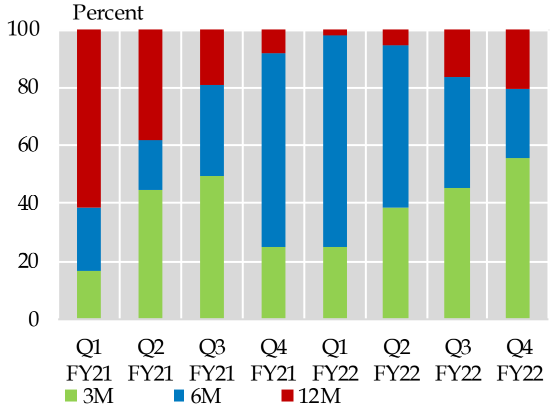

Source: State Bank of Pakistan

اس سلسلے میں بانڈ مالکان کو یہ تین آپشن دیے گئے تھے: (1) اپنے بانڈز کو پریمیم بانڈ میں بدلوا لیں، (2) اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ / ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ سے تبدیل کرا لیں، یا (3) عرفی مالیت پر نقد رقم لے لیں (رقم بانڈ مالکان کے بینک اکاؤنٹ میں منتقلی کے ذریعے)۔ تاہم ڈیٹا سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر سرمایہ کاروں نے عرفی مالیت وصول کرکے اپنی سرمایہ کاری واپس لے لی۔ چنانچہ مالی سال 22ء میں چھوٹی مالیت کے بانڈز اور 25 ہزار اور 40 ہزار روپے کے رجسٹرڈ پریمیم بانڈز میں خالص آمد کے باوجود[13] پرائز بانڈز میں مجموعی طور پر 69.1 ارب روپے کا خالص اخراج ہوا (**جدول 5.2**)۔

رواں قرضہ[14]

مالی سال 22ء میں رواں قرضے (ایک سال سے کم عرصیت والا) میں 122.5 ارب روپے کا معمولی اضافہ دیکھا گیا جبکہ مالی سال 21ء کے دوران 1.1 ٹریلین روپے اضافہ ہوا تھا۔ اس کمی کی بنیادی وجہ خاصی تعداد میں ٹی بلز کی واپسی تھی۔ مالی سال 22ء کی پہلی تین سہ ماہیوں (**شکل 5.7**) میں حکومت نے بلند شرح سود کی بنا پر ہدف سے کم رقم قبول کی (**باب 3**)۔ تاہم، مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران قرضوں کی بلند ضروریات کے پیشِ نظر حکومت نے ہدف سے زائد رقم قبول کی۔ مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی میں 5.7 ٹریلین روپے کے ٹی بلز نیلام ہوئے جن میں سے 3.4 ٹریلین روپے جون 2022ء میں جمع کیے گئے۔ چوتھی سہ ماہی میں ٹی بلز کا تقریباً 77.1 فیصد حصہ تین ماہی آلات تھے۔ نتیجتاً، چوتھی سہ ماہی کے دوران واجب الادا قرض میں تین ماہی ٹی بلوں میں 2.3 ٹریلین روپے کا تیز رفتار اضافہ ہوا (**شکل 5.8**)۔

غیر فنڈ قرضہ[15]

مالی سال 22ء کے دوران غیر فنڈ قرضے میں 310.0 ارب روپے کا خالص اخراج درج کیا۔ (**جدول 5.2**)۔ رقوم کا بیشتر اخراج قومی بچت کی اسکیموں میں ہوا۔ بالخصوص، اسپیشل سیونگ اکاؤنٹ کے زمرے میں خالص اخراج درج کیا گیا۔ تاہم، پنشنر بینیفٹ اکاؤنٹ، بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس (بی ایس سی) اور سیونگ اکاؤنٹس میں خالص رقوم کی معمولی آمد ہوئی۔

مالی سال 22ء کے دوران اگرچہ منافع کی شرح میں ہونے والا اضافہ پالیسی ریٹس میں اضافے سے ہم آہنگ تھا، تاہم قومی بچت اسکیم کی مصنوعات میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی آگے چل کر اخراج پر منتج ہو سکتی ہے۔

نیا پاکستان سرٹیفکیٹ (صرف مقیم افراد کی تحویل میں)[16]

مالی سال 22ء کے دوران این پی سیز (صرف مقیم افراد کی تحویل میں) کے باقی ماندہ اسٹاک میں 16.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ بیشتر اضافہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں ہوا، جبکہ مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران این پی سیز کے اسٹاک میں کمی دیکھی گئی (**جدول 5.2**)۔

ملکی قرضوں پر سود کی ادائیگیاں بلند سطح پر رہیں

مالی سال 22ء کے دوران ملکی قرضوں کی واپسی میں 13.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 9.1 فیصد تھی۔ مطلق لحاظ سے، مالی سال کے دوران

[13] یہ بیئرر بانڈز ہیں۔ حکومت نے جو بانڈز ختم کیے ہیں یہ ان سے مختلف ہیں (فٹ نوٹ 12 دیکھیے)۔

[14] رواں قرضہ ایسے قرضہ تمسکات پر مشتمل ہے جن کی عرصیت ایک سال سے کم ہے۔ اس کی اکثریت تین ماہی، چھ ماہی اور 12 ماہی ٹی بلز پر مشتمل ہے۔ (ماخذ: شعبۂ شماریات اور ڈیٹا ویئرہاؤس، بینک دولت پاکستان)۔

[15] غیر فنڈ قرضوں میں نیشنل سیونگ اسکیموں (این ایس ایس) جیسے تمسکات شامل ہیں، جن میں لوگ براہِ راست رقوم جمع کراتے ہیں۔ (ماخذ: شعبۂ شماریات اور ڈیٹا ویئرہاؤس، بینک دولت پاکستان)۔

[16] این پی سیز کے دو حصے ہیں: (1) مقیم افراد کے پاس موجود این پی سیز اور (2) غیر مقیم افراد کے پاس این پی سیز۔ این پی سیز (مقیم افراد کی تحویل میں) ملکی قرضوں کا حصہ ہیں اور غیر مقیم افراد کی تحویل میں این پی سیز بیرونی قرضے کا حصہ ہیں۔

شکل 5.9: ٹی بلز پر سودی ادائیگی

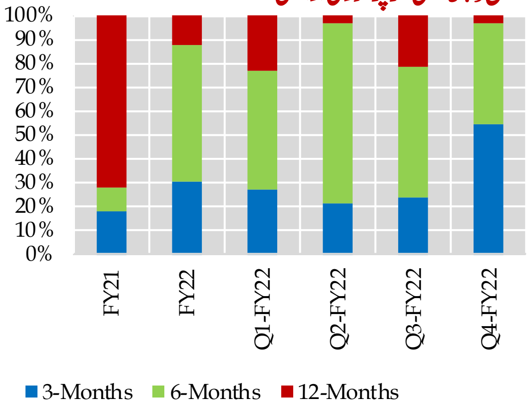

Source: State Bank of Pakistan

2.8 ٹریلین روپے کی سودی ادائیگیاں کی گئیں جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 2.5 ٹریلین روپے تھیں۔

اگرچہ، ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں مسلسل اضافے کا اہم عنصر قرضے کا بڑھتا ہوا اسٹاک تھا، لیکن مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی سے پالیسی ریٹ میں اضافے نے قرض گیری کی لاگت کو بھی بڑھا دیا۔ مالی سال 22ء کے دوران ٹی بلز اور پی آئی بی کے کوپن ریٹس کی قاطع شرح میں تقریباً 500 سے 800 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔ تمسکات وار تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ پی آئی بیز پر سودی ادائیگیوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ واجب الادا قرضے کے اسٹاک میں رواں شرح پی آئی بیز کے بڑھتے ہوئے حصے کے ساتھ، بالخصوص بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں، ان تمسکات پر سودی ادائیگیاں بڑھ گئیں۔ مالی سال 22ء کے دوران ٹی بلز، خاص طور پر 3 ماہی اور 6 ماہی ٹی بلز، پر سودی ادائیگیوں میں بھی اضافہ ہوا کیونکہ حکومت نے مالی سال 22ء کے دوران ناکافی بیرونی مالکاری کی وجہ سے قلیل مدتی تمسکات پر انحصار کیا (**شکل 5.9**)۔

5.3 سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات

مالی سال 22ء کے دوران سرکاری بیرونی قرضوں کے بڑھنے کی رفتار سست رہی۔ مالی سال 21ء میں 10.8 فیصد نمو کے مقابلے میں 2.7 فیصد اضافے سے جون 2022ء کے آخر تک یہ 88.8 ارب ڈالر ہوگئے جبکہ جون 2021ء کے اختتام پر 86.5 ارب ڈالر تھے (**جدول 5.3**)۔ ڈالر کے لحاظ سے بیرونی قرضوں میں کمی کو دو اہم عوامل سے منسوب کیا گیا ہے: پہلا، مالی سال 22ء میں بیرونی قرضوں کی ادائیگیاں اور دوسرا، آئی ایم ایف، ای ایف ایف پروگرام کی

شکل 5.10: این پی سی کے واجب الادا اسٹاک میں تبدیلیاں
(صرف غیر مقیم افراد)

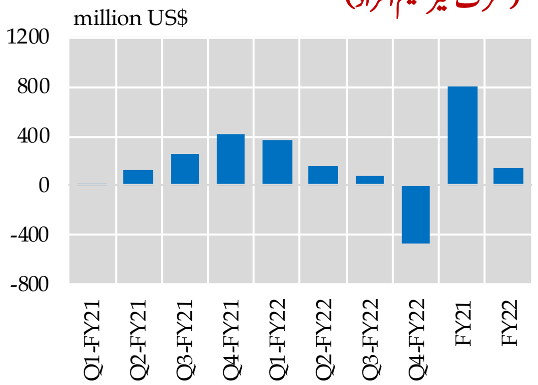

Source: State Bank of Pakistan

متوقع قسط کی تاخیر سے ادائیگی کے ساتھ ساتھ ملک میں غیر یقینی صورت حال کے تناظر میں خالص بیرونی رقوم کی آمد میں سست رفتاری۔

بیرونی سرمایہ کاریاں

مقامی حکومتی تمسکات میں بیرونی سرمایہ کاری میں کمی آگئی اور پی آئی بیز اور ٹی بلز میں خالص اخراج درج کیا گیا۔ اسی طرح، اگرچہ این پی سیز (صرف غیر مقیم افراد کی تحویل میں) مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی تک سرمایہ کاری کا ایک پرکشش ذریعہ بنے رہے، تاہم این پی سیز کے واجب الادا اسٹاک (غیر مقیم افراد کی تحویل میں) میں مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران 471.8 ملین ڈالر کی کمی آئی (**شکل 5.10**)۔ آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی میں تاخیر، پاکستان میں سیاسی عدم استحکام، روس یوکرائن تنازعہ اور امریکی فیڈرل ریزرو کی جانب سے شدید زری سختی وہ اہم عوامل تھے جو ان سرمایہ کاریوں میں کمی کا باعث بنے۔

خام بیرونی ادائیگیاں

مالی سال 22ء کے دوران 14.1 ارب ڈالر کے وعدوں کے مقابلے میں خام بیرونی رقوم کی تقسیم (سرکاری گرانٹس اور قرضے، علاوہ ضمانتیں) 15.4 ارب ڈالر تک بڑھ گئی جو کہ مالی سال 21ء کے بجٹ تخمینوں اور ادائیگیوں دونوں سے زیادہ تھے۔ اس کی وجہ جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے سے پیدا ہونے والی بلند قرضہ جاتی ضروریات تھیں۔

قرضوں کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً ایک تہائی قرضے کمرشل بینکوں سے لیے گئے تھے، جب کہ ایک تہائی قرضہ کثیر

جدول 5.3: سرکاری بیرونی قرض

ملین امریکی ڈالر

	اسٹاک (آخر جون)		رقوم کی سہ ماہی وار آمد			
	م س21ء	م س22ء	سہ1م س22ء	سہ2م س22ء	سہ3م س22ء	سہ4م س22ء
سرکاری بیرونی قرض (1 اور 2)	**86,456.9**	**88,835.7**	**1,623.5**	**2,475.8**	**-1,695.9**	**-24.6**
1۔ حکومت کا بیرونی قرض	**79,073.1**	**81,938.9**	**1,934.3**	**2,816.3**	**-2,434.2**	**549.4**
جس میں						
i) طویل مدتی (ایک سال سے زائد)	78,215.0	80,589.8	1,503.1	2,828.5	-2,588.0	631.2
پیرس کلب	10,725.9	9,231.8	-381.6	-198.3	-437.6	-476.6
کثیر فریقی	33,836.1	34,022.8	364.1	434.2	-120.9	-490.6
دیگر دوطرفہ	14,821.5	18,053.3	65.5	3,041.8	-777.8	902.3
یورو صکوک عالمی بانڈز	7,800.0	8,800.0	1,000.0	-1,000.0	1,000.0	0.0
کمرشل قرضے / کریڈٹ	9,695.6	9,481.2	140.4	382.1	-2,008.5	1,271.6
نیاپاکستان سرٹیفکیٹ	808.7	950.9	369.4	159.6	85.1	-471.8
ii) قلیل مدتی (ایک سال سے کم)	858.1	1,349.1	431.2	-12.2	153.8	-81.7
کثیر فریقی	505.8	1,327.1	472.7	88.5	233.7	26.4
مقامی کرنسی کے تمسکات	352.3	22.0	-41.6	-100.7	-79.9	-108.1
کمرشل قرضے / کریڈٹ	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0
2۔ آئی ایم ایف سے	**7,383.7**	**6,896.8**	**-310.8**	**-340.5**	**738.3**	**-574.0**
زرمبادلہ کے واجبات	**8,762.6**	**11,134.3**	**2,882.0**	**-3.0**	**-109.7**	**-397.5**
مرکزی بینک کے ڈپازٹس	2,700.0	2,700.0	0.0	0.0	0.0	0.0
ایس ڈی آر کا اختصاص	1,410.1	3,897.3	2,725.2	13.8	-91.5	-160.3

ماخذ: بینک دولت پاکستان

فریقی اداروں سے حاصل کیے گئے تھے۔ اس کے علاوہ حکومت نے مالی سال 22ء کے دوران بین الاقوامی بانڈ مارکیٹ میں دو بار شرکت کے ذریعے 2.0 ارب ڈالر اکٹھا کیے (**شکل 5.11**)۔

گذشتہ برس کی طرح، مالی سال 22ء میں حاصل شدہ کل ادائیگیوں کا ایک بڑا حصہ، تقریباً 85.6 فیصد، نان پراجیکٹ امداد پر مشتمل تھا، جس میں اعانتِ میزانیہ کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ (**شکل 5.12**)۔

رقوم کی ادائیگی کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ کثیر فریقی ذرائع میں، بیشتر رقوم کی تقسیم ایشیائی ترقیاتی بینک (1.6 ارب ڈالر) اور عالمی بینک (1.5 ارب ڈالر) اور اسلامی ترقیاتی بینک قلیل مدتی قرض (1.3 ارب ڈالر) سے ہوئی۔[17]

شکل 5.11: قسم کے لحاظ سے خام بیرونی رقوم کی تقسیم

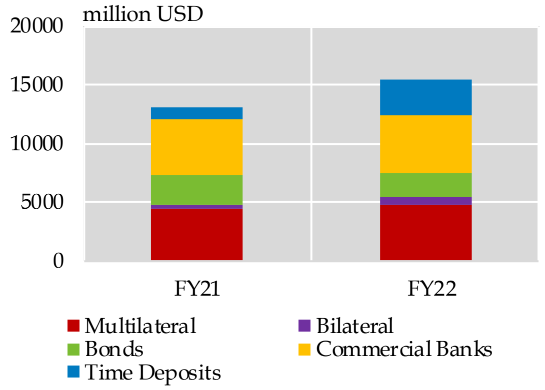

Source: Economic Affairs Division

مزید تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشیائی ترقیاتی بینک سے موصولہ 924.6 ملین ڈالر میں سے بیشتر قرضے منصوبہ جاتی امداد پر مشتمل تھے۔ دوسری طرف عالمی بینک کے زیادہ تر قرضے اعانتِ میزانیہ سے متعلق تھے۔[18] ایشیائی

[17] ایشیائی ترقیاتی بینک تقریباً 33.6 فیصد، عالمی بینک (آئی ڈی اے) تقریباً 32.8 فیصد اور اسلامی ترقیاتی بینک (قلیل مدتی قرضے) تقریباً 27.5 فیصد۔

[18] عالمی بینک کی تقریباً 55.7 فیصد مالکاری اعانتِ میزانیہ کے لیے تھی۔

شکل 5.12:

بیرونی ماکاری مالی سال 22ء

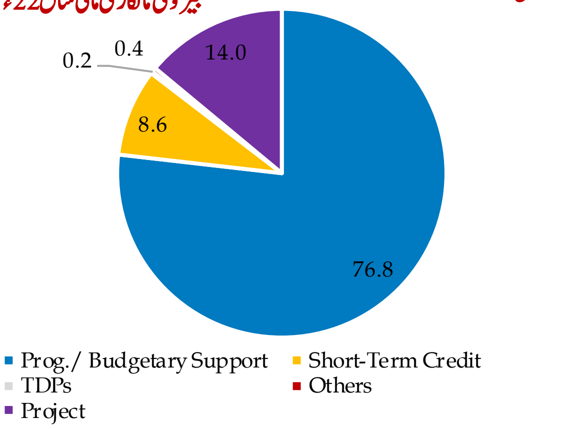

بیرونی ماکاری مالی سال 21ء

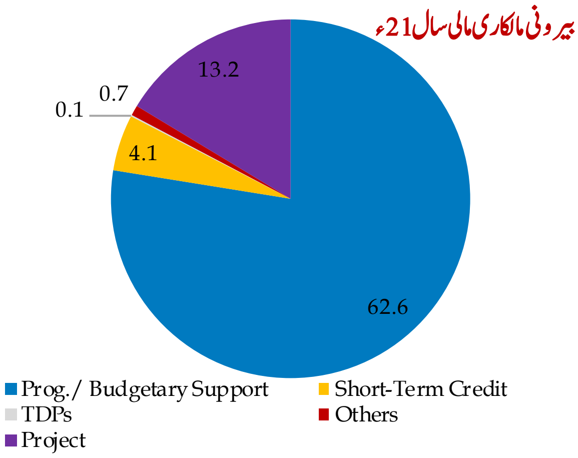

Source: Economic Affairs Division

ترقیاتی بینک سے موصولہ رقوم قلیل مدتی قرض تھا جسے تیل اور ایل این جی کی درآمدات کے لیے استعمال کیا گیا۔

گذشتہ برس کی طرح ان رقوم سے پاکستان کے قرضوں کی تقریباً ایک تہائی ضروریات پوری کرنے میں مدد ملی۔[19] اس سے قطع نظر مالی سال 21ء میں کثیر فریقی قرض دہندگان کا حصہ 33.5 فیصد تھا جو م س22ء میں کم ہو کر 31.2 فیصد رہ گیا (**شکل 5.13**)۔ کثیر فریقی قرض دہندگان کا حصہ، مطلق زمروں میں، کم ہونے کے باوجود 4.4 ارب ڈالر سے بڑھ کر 4.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔

ایک طرف تو کمرشل بینکوں سے ایک تہائی قرضوں کے حصول نے پاکستان کی قلیل مدتی ضروریات پوری کرنے میں مدد کی، تاہم، اس کی قدرے قلیل مدتی نوعیت[20] اور لائبور میں اضافے کے باعث اس سے نوما لکاری اور شرح سود کا خطرہ بھی بڑھ گیا۔[21]

بیرونی قرضے کی واپسی

م س22ء میں پاکستان نے گذشتہ برس کے 8.4 ارب ڈالر کی نسبت 13.0 ارب ڈالر مالیت کے ریاستی قرضے[22] (بشمول قلیل مدتی) واپس کیے۔

شکل 5.13: خام بیرونی رقوم کی تقسیم میں حصہ

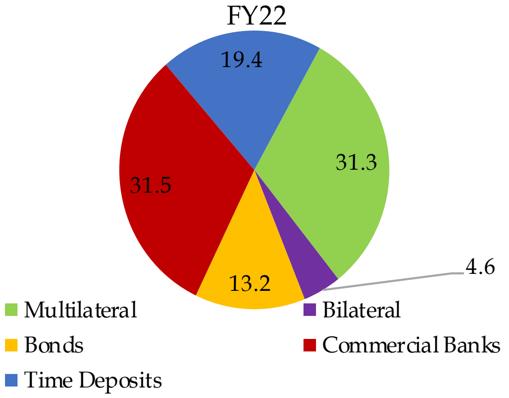

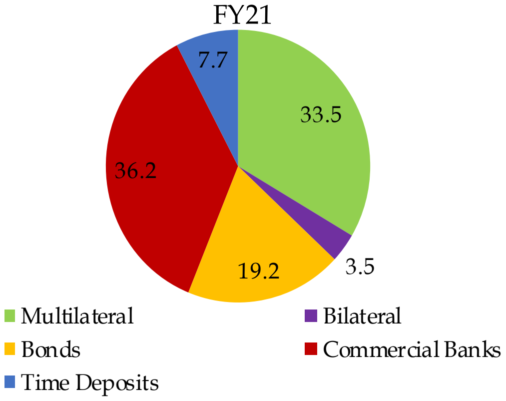

Source: Economic Affaires Division

19 م س22ء میں موصولہ مجموعی رقوم میں سے تقریباً 27.7 فیصد مشترکہ طور پر ایشیائی ترقیاتی بینک، اسلامی ترقیاتی بینک (قلیل مدتی) اور عالمی بینک سے ملیں۔ م س21ء میں ان قرض گاروں سے موصولہ رقم مجموعی رقوم کا 26.8 فیصد تھی۔

20 زیادہ تر کمرشل قرضے ایک یا دو برس کے لیے تھے۔

21 کمرشل قرضے لائبور نشانیے سے منسلک ہیں۔ لہٰذا، لائبور کی شرح میں اضافے سے حکومتی قرضے کی لاگت بڑھ جاتی ہے۔

22 بشمول اصل رقم اور سودی ادائیگیاں۔

جدول 5.4: پاکستان کے بیرونی قرض کی واپسی۔ اصل زر اور سود

ملین امریکی ڈالر

	م س21ء	م س22ء	م س22ء			
			پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی
1۔ سرکاری قرض (الف+ب+ج)	**8,430**	**13,018**	**1,372**	**3,683**	**4,406**	**3,557**
الف۔ حکومتی قرضہ	**6,376**	**11,303**	**1,111**	**3,079**	**3,974**	**3,140**
جس میں						
پیرس کلب	10	599	-	6	41	552
کثیر فریقی	2,003	2,088	602	457	571	458
دیگر دو طرفہ	205	776	47	24	609	97
یورو/صکوک عالمی بانڈز	362	1,587	32	1,275	32	247
کمرشل قرضے/کریڈٹ	3,753	5,508	427	1,305	2,710	1,066
نیا پاکستان سرٹیفکیٹس	-		-	-	-	718
ب۔ آئی ایم ایف کو	**1,229**	**1,154**	**259**	**326**	**249**	**320**
ج۔ قلیل مدتی حکومتی قرضہ	**825**	**566**	**3**	**278**	**183**	**96**
2۔ زرمبادلہ واجبات	**3,225**	**330**	**18**	**155**	**114**	**43**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

(جدول 5.4)۔ م س22ء میں زرِ مبادلہ کے واجبات کے زمرے میں 330 ملین ڈالر واپس کیے گئے، جبکہ م س21ء میں یہ حجم 3.2 ارب ڈالر تھا۔

گزشتہ برس کی نسبت مجموعی طور پر قرضے کی رقم کی بلند واپسی کی وضاحت ان عوامل سے ہو سکتی ہے: پہلا، مالی سال 21ء کے دوران قرضے کی رقم کی کم واپسی قرض سروس معطلی کی سہولت (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت فراہم کیے گئے 2.3 ارب ڈالر کے ریلیف کی مرہونِ منت ہے؛ دوسرا، مالی سال 21ء کی نسبت مالی سال 22ء میں قرضے کی اصل رقم زیادہ واپس کی گئی؛ اور تیسرا، مالی سال 21ء کی نسبت مالی سال 22ء کے دوران طویل مدتی آلات کے شرح سود کی بلند ادائیگیاں۔

قرض معطلی کی سہولت سے قرض میں ریلیف

م س22ء کی پہلی ششماہی میں جی-20 کی قرض معطلی کی سہولت کے ذریعے پاکستان کو فائدہ ہوا۔[23] مالی سال 22ء میں اس ریلیف سے حکومت کو 1.0 ارب ڈالر (اصل رقم 0.7 ارب ڈالر اور 0.2 ارب ڈالر کی سودی ادائیگیاں) کی مالیاتی گنجائش ملی۔ مزید برآں، اس سے م س22ء کے دوران قرض واپسی کے اظہاریوں میں بہتری آگئی۔

واضح رہے کہ عالمی بینک اور آئی ایم ایف نے اپریل 2020ء میں جی 20 ممالک پر قرض معطلی کی سہولت دینے کے لیے زور دیا تھا، جس کا مقصد کووڈ 19 کے منفی اثرات سے بچنے کے لیے ترقی پذیر ممالک کو مالی مدد فراہم کرنا تھا۔ مجموعی طور پر 73 ممالک قرض واپسی کی عارضی معطلی کے اہل تھے، جن کے ذمے باضابطہ دوطرفہ قرض گاروں کے واجبات تھے۔ درحقیقت، اس معطلی کی مدت آخر دسمبر 2020ء تھی جس میں دسمبر 2021ء تک توسیع کردی گئی تھی۔[24] اس اقدام کے تحت قرضوں کی ادائیگیاں منسوخ کرنے کی بجائے مختصر عرصے کے لیے ملتوی کی گئی تھیں۔ از سر نو تشکیل شدہ مدتوں کے تحت اصل رقوم اور سودی ادائیگیوں کی مدت 4 سے 6 برس کردی گئی۔

[23] مئی 2020ء تا دسمبر 2021ء تک قرض معطلی کی سہولت کے تحت پاکستان کو قرضوں کی معطلی اور از سر نو تشکیل کے ذریعے 3.7 ارب ڈالر کا عارضی ریلیف ملا جو تین مدتوں پر مشتمل ہے۔ آخر مدت جولائی تا دسمبر 2021ء (م س22ء کی پہلی ششماہی) تھی۔

[24] ماخذ: www.worldbank.org/en/topic/debt/brief/covid-19-debt-service-suspension-initiative

شکل 5.14: قلیل مدتی قرض بلحاظ اسٹیٹ بینک کے ذخائر کا فیصد

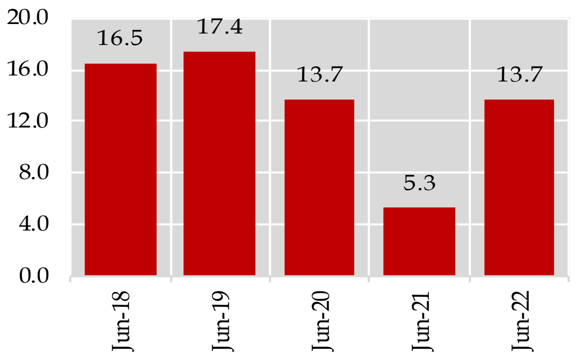

قلیل مدتی قرضہ بلحاظ مجموعی قرضے کا فیصد

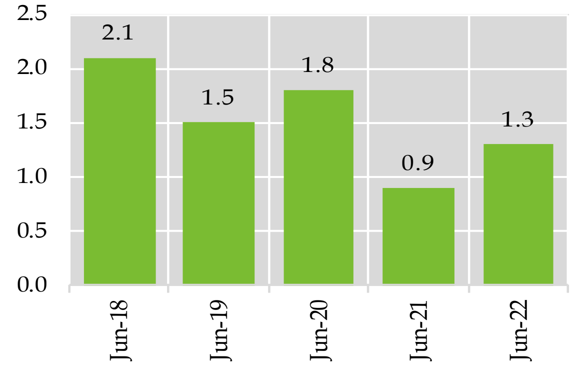

بیرونی قرض کی واپسی بلحاظ برآمدات کا فیصد

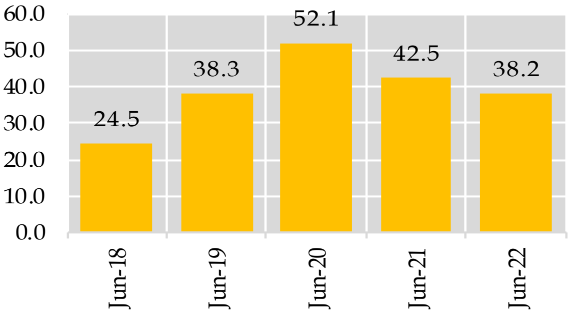

بیرونی قرض کی واپسی بلحاظ زرمبادلہ آمدنی کا فیصد

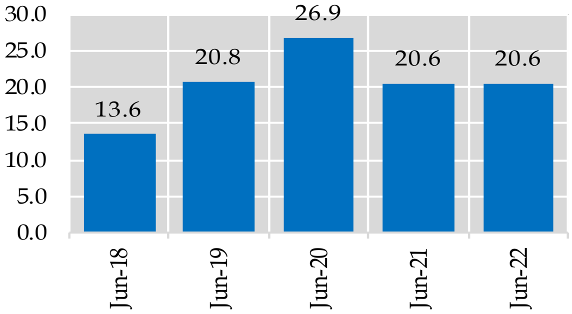

* EDS external debt servicing;

* EDS external debt servicing; FEE foreign exchange earnings

Source: State Bank of Pakistan

بیرونی قرض کی پائیداری[25]

مالی سال 21ء کے برعکس م س22ء میں جی ڈی پی اور زرمبادلہ کی کمائی میں بہتری کے باوجود بیرونی قرضوں کی پائیداری کے اظہاریے ناموافق رہے۔ مثال کے طور پر مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات[26] جی ڈی پی کے 39.7 فیصد تک پہنچ گئے جوم س21ء میں 34.5 فیصد تھے۔ نتیجتاً، زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کے ہمراہ بیرونی قرض میں اضافے سے قرضے کی پائیداری کے تناسب، جیسے کُل زرمبادلہ تا کُل بیرونی قرضے اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں بگاڑ دیکھا گیا۔ تاہم، جیسا کہ کہا گیا، قرضے پر ریلیف اور زرمبادلہ کی کمائی میں اضافے کے نتیجے میں بیرونی قرض کی واپسی اور برآمدی آمدنی کے لحاظ سے قرض واپسی کی استعداد میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں، مالی سال 22ء کے دوران قلیل مدتی قرضوں میں اضافے کے سبب سیالیت کے اظہاریے کمزور ہوئے۔ اس کے ہمراہ زرِمبادلہ کے ذخائر میں کمی قلیل مدتی سرکاری بیرونی قرضوں اور زرمبادلہ کے ذخائر کے تناسبات میں بگاڑ پر منتج ہوئی (شکل5.14)۔

---

25 کسی ملک کی بیرونی قرضے کی پائیداری کو ادائیگی قرض کی صلاحیت اور سیالیت کے اظہاریوں سے جانچا جاتا ہے۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت سے کسی ملک کے بیرونی قرضوں کی واپسی کی موجودہ اہلیت کا تعین کیا جاتا ہے۔ جس میں بیرونی قرض تا جی ڈی پی، بیرونی قرض تا زرمبادلہ کی کمائی اور بیرونی قرضے کی واپسی تا زرمبادلہ کی کمائی کے اظہاریے شامل ہے، جبکہ سیالیت کے اظہاریے کسی ملک کی قلیل مدتی واجبات کی واپسی کی اہلیت کو جانچتے ہیں۔ جن میں قلیل مدتی قرض تا زرمبادلہ کے ذخائر؛ زرمبادلہ کے کُل ذخائر اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر دونوں کے ہمراہ قلیل مدتی سرکاری بیرونی قرضے تا کُل بیرونی قرضے شامل ہیں۔

26 کُل بیرونی قرضے اور واجبات، سرکاری بیرونی قرضے سے مختلف ہے، جو اس سے قبل تحریر کیا گیا۔ کُل بیرونی قرضے میں سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات اور بیرونی قرضہ برائے (1) سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے (پی ایس ایز)، (2) بینک، (3) نجی شعبہ اور (5) کمپنیوں کے ایک دوسرے کو قرضے شامل ہیں۔